ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم، اغیار کی نظر میں

مولانا محمد صدیق ارکانی

آج تو بہت سے نادان اور جاہل لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دہشت گرد اور جنگجو قرار دے رہے ہیں، لیکن وہ گواہیاں یقیناً بڑی ہوتی ہیں جو دشمنوں نے دی ہوں، جیسا کہ اہل عرب کا مشہور مقولہ ہے "الفضل ماشهدت به الأعداء" کیونکہ دوستوں کی شہادتوں کو حسن عقیدت اور بڑھاؤ چڑھاؤ پر محمول کیا جاسکتا ہے لیکن دشمنوں کی گواہیوں کو یہی کہا جائے گا کہ واقعات صحیحہ نے ان کو مجبور کردیا کہ وہ اپنے دشمن کے فضل وکمال کا اعتراف کریں۔ چند گواہیاں پیش خدمت ہیں۔

(۱)......متعصب مستشرق پروفیسر "فلپ کے حتی" اپنی کتاب "تمدن عرب" میں لکھتے ہیں کہ اگر اشخاص کی بزرگی اور وقعت کا اندازہ ان کے کارناموں سے کیا جاسکتا ہے تو ہم کہیں گے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رجال تاریخ میں ایک بہت بڑے شخص گزرے ہیں، قدیم مؤرخین نے مذہبی تعصب کی وجہ سے ان کے کارناموں کو پوری وقعت نہیں دی۔

(۲)......موسیو بار تھیلمی سینٹ ہلیر لکھتے ہیں کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانے کے عربوں میں سب سے زیادہ تیز فہم، سب سے زیادہ باخدا اور بہت ہی زیادہ رحمدل شخص تھے، آپ نے جو کچھ حکومت حاصل کی، وہ محض اپنی ذاتی فضیلت کی وجہ سے کی اور جس مذہب کی آپ نے اشاعت کی، وہ ان اقوام کے لئے جنہوں نے اسے قبول کیا، ایک نعمت عظمیٰ بن گیا۔

(۳)......مسٹر ڈی رائٹ، انگلستان کا مشہور مضمون نگار "اسلامک ریوی اینڈ مسلم انڈیا" فروری 1920ء میں لکھتا ہے کہ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صرف اپنی ذات اور قوم کے لئے نہیں، بلکہ دنیائے ارضی کے لئے رحمت تھا، آپ نے مدتوں مساعدات کا سلسلہ جاری رکھا اور سرتوڑ کوشش کی کہ ذات پات کا تفرقہ مٹ جائے اور یہی سبب ہے کہ آج اسلام کے اندر ذات، نسل اور قوم کے امتیاز کا کوئی نام ونشان نہیں ہے، دشمنانِ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) باوجود تعصب میں اندھے ہونے کے اس اقرار پر پابہ زنجیر ہیں کہ اس نے اپنے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال

موجود نہیں، جس نے احکام خداوندی کو اس مستحسن طریقہ سے انجام دیا جیسا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے فرائض کو پایہ تکمیل تک بوجوہ احسن بجالایا ہے۔"

(۴)...... مسٹر اسٹینلی لین پول، یورپ کا زبردست محقق اپنی تصنیف "اسپیچز آف محمد" میں لکھتا ہے کہ "حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہایت با اخلاق اور رحمدل ریفارمر تھے ان کی بے ریا خدا پرستی، عظیم فیاضی مستحق تعریف ہے۔ آپ اس قدر منکسر مزاج تھے کہ بیماروں کی عیادت کو خود جایا کرتے تھے۔ غریبوں اور غلاموں کی دعوت قبول کر لیتے تھے۔ مسکینوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ اپنے کپڑوں میں پیوند لگا لیتے تھے، بکریوں کا دودھ خود دوہتے اور اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے انجام دیتے تھے۔ بے شک "وہ مقدس پیغمبر تھے۔"

(۵)...... مسٹر ھربرٹ دائیل، یورپ کا منصف مزاج مولف اپنی کتاب "گریٹ ٹیچر" میں لکھتا ہے کہ حضرت مسیح (علیہ السلام) سے (تقریباً) چھ سو برس بعد عرب کی اخلاقی حالت نہایت خراب ہوگئی تھی کہ 30 اپریل 570ء کو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیغمبر پیدا ہوئے جنہوں نے بت پرستی کو بالکل مٹایا اور عرب کے وحشیوں کو متمدن بنا دیا۔ عام لوگ ان کی سچائی و دیانتداری کے سبب آپ کو الامین کہہ کر پکارتے تھے، انہوں نے گمراہوں کو راستہ بتایا اور لوگوں کے اخلاق و اعمال کی اصلاح کی۔

(۶)...... انگلستان کا مشہور عقلمند "آنریبل سوولیم میمور" لکھتا ہے کہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سادہ لیکن نہ مٹنے والی تعلیم نے، جو آج ہر جگہ نظر آرہی ہے، ایک عجیب و غریب اور زبردست و حیرت انگیز اثر دکھایا ہے۔ مسلمانوں کا اپنی خاص کتاب (قرآن مجید) کا ہماری کتب مقدسہ کے اختلاف عبارات سے مقابل کرنا ایسی چیزوں کا باہم مقابلہ کرنا ہے جن کے حالات اور اصلی امور میں کچھ بھی مناسبت نہیں ہے۔

ان کا حافظہ ایسا مضبوط اور ان کی محنت ایسی قوی تھی کہ حسب روایات قدیم اکثر اصحاب حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیات ہی میں بڑی صحت کے ساتھ تمام وحی کو حفظ پڑھ سکتے تھے۔

سر ولیم میور اپنی کتاب "لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)" میں لکھتا ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اخلاص و صداقت کا یہ بڑا زبردست ثبوت ہے کہ ان کا مذہب سب سے پہلے قبول کرنے والے ان کے ولی دوست اور ان کے گھرانے کے لوگ تھے، یہ لوگ سب کے سب ضرور ان کے روزمرہ کے حالات اور ان کے گھریلو زندگی سے بخوبی واقف ہوں گے، ظاہر ہے کہ جو لوگ دوسروں کو دھوکہ اور فریب دینے کی غرض سے مکاری اور عیاری سے کام لیتے ہیں، تو ان کے ان اقوال میں جو محض دوسروں کو سنانے کے لئے ہوں، وہ باہر مجمع عام قسم کھا کر کرتے ہیں اور گھر کی چار دیواری کے اندر ان کے اعمال میں عموماً ہمیشہ فرق اور اختلاف ہوا کرتا ہے، اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض وغایت فریب و دھوکے سے کام لینا ہوتا تو ناممکن اور محال تھا کہ ان کے دوست اور احباب اور ان کے قریبی رشتہ داروں کو جو ان پر سب سے پہلے

ایمان لائے، ان کی ریاکاری اور عیاری کا پتہ نہ چل جاتا۔"

(۷)......لیفٹیننٹ کرنل سائکس لکھتا ہے کہ "حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات زندگی پر نظر ڈالنے کے بعد کوئی انصاف پسند شخص ان کی اولوالعزمی، اخلاقی جرأت، نہایت خلوص نیت، سادگی، رحم وکرم کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پھر انہی صفات کے ساتھ استقلال عزم اور حق پسندی ومعاملہ فہمی کی قابلیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔"

(۸)......مسٹر ای اے فری مین کا بیان ہے کہ "اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بڑے پکے راست باز اور سچے ریفارمر تھے۔ اگر وہ ایسے نہ ہوتے تو ہرگز اپنے مقدس مشن میں آخر تک مستقل اور ثابت قدم نہ رہ سکتے۔"

(۹)......روس کا بلند پایہ محقق "کاؤنٹ طالطائی" اپنی بہترین کتاب "بیرین آف اسلام" میں لکھتا ہے کہ "محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات زندگی پر محققانہ وفلسفیانہ نظر ڈال کر مجھے اس حقیقت کے تسلیم کرنے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ بلاشک وہ سچے پیغمبر اور کروڑوں بندگان خدا کے ہادی ورہبر ہیں۔ انہوں نے گمراہ لوگوں میں نور ایمان پیدا کیا۔ ان کے دلوں میں حق پسندی وصداقت کا جذبہ پیدا کیا، انہوں نے اعلان کیا کہ خدا ایک ہے اور اس کے نزدیک سب انسان برابر ہیں، کسی کو کسی پر کوئی فضیلت وبڑائی نہیں ہے۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہایت ہی متواضع، خلیق، روشن فکر اور صاحب بصیرت پیغمبر تھے۔ لوگوں سے بہت ہی عمدہ معاملہ کرتے تھے۔"

(۱۰)......ڈاکٹر مارکس ڈاڈ، مشہور محقق اپنی کتاب "محمد صلی اللہ علیہ وسلم، بدھ اینڈ مسیح" میں لکھا ہے "حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اخلاق نہایت اعلیٰ تھا، آپ کے نزدیک دنیاوی وجاہت کوئی چیز نہ تھی، آپ امیر وغریب سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتے تھے، آپ کی ذات سرچشمہ، خیر وبرکت تھی، آپ نہایت صابر وشاکر اور انکسار پسند تھے، آپ نے بت پرستی مٹا کر خدا پرستی کی نیک تعلیم دی اور وہ بے شک ایک کامیاب ریفارمر تھے۔"

(۱۱)......مسٹر بی، ایس کشالیہ ڈپٹی انسپکٹر کہتا ہے کہ "بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک سچے پیغمبر تھے۔ سچے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق میرے دل میں جس قدر بدگمانیاں تھیں، میں روح محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے معافی مانگتا ہوں اور علی الاعلان کہتا ہوں کہ آج دنیا میں ایک شخص کی بھی مجال نہیں کہ وہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کیریکٹر پر ایک بھی سیاہ داغ لگا سکے۔" (ماہنامہ قاسم العلوم ربیع الاول 1354ھ)

"میری درخواست ہے کہ جن بھائیوں نے اسلام کا لٹریچر نہیں پڑھا، وہ اسے ضرور پڑھیں کیونکہ وہ زمانہ قریب آگیا ہے جبکہ تم سب کو اسلام کا لٹریچر تلاش کرنا پڑے گا۔"

(۱۲)......ایک سکھ فاضل سردار پر بتم سنگھ کا بیان ہے کہ "میں ایک لمحہ کے لئے بھی اس بات کو نہیں مان سکتا کہ جو نبی کہہ رہا ہو، کچھ اور ہو اور اس کے دل میں، کچھ اور ہو اور پھر وہ نبی تمام قوت کے ساتھ اس کا اعلان کرے، میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کا رسول ہوں، مگر وہ اپنے کام میں ثابت قدم رہے اور آخر کامیاب ہو کر دم لیا، کوئی یقین دلا سکتا ہے کہ تیس

کروڑ بلکہ چالیس کروڑ (اور اس وقت تقریباً ایک ارب بلکہ اس سے بھی زیادہ) مسلمان جو آج قرآن مجید کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں اور وہ لوگ جو اس سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سچا ایمان رکھتے تھے، وہ تمام لوگ ایسے تھے جنہوں نے ایک جھوٹی بات پر اپنے ایمان کو جمایا، آپ کے احکام پر ایک (بھاری) دنیا اپنا سر جھکاتی ہے، گزشتہ تیرہ سو سال سے مومنین ہر روز کم از کم پانچ بار محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام مبارک اپنی زبانوں پر جاری رکھتے ہیں۔ کوئی مجھے بتائے کہ یہ طاقت کہاں سے آئی؟ کیا یہ الٰہی طاقت نہیں؟''

(۱۳)......شری راج ویدت پنڈت گدادھر پرشاد شرما رئیس اعظم الہ آباد کہتے ہیں کہ ''میں ایک راسخ العقیدہ ہندو ہوں، لیکن میں نے ہندو، عیسائی اور اسلامی مذاہب کے بانیوں کے حالات زندگی کو اپنی بہترین توجہ کا مزاج دیا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اسلام دنیا کا بہترین مذہب ہے اور میں بانگ دہل اعلان کرتا ہوں کہ میری رائے میں اگر کسی مذہب کو اخوت، باہمی اخلاق، تہذیب اور اتحاد کی دولت، فراوانی اور کثرت کے ساتھ عطا کی گئی ہے تو وہ تمام مذاہب کا سردار اسلام ہے، اسلام کی فیاضی اور کشادہ دلی اس کا امتیازی نشان ہے، وہ بلا لحاظ اس بات کے کہ کوئی امیر ہے یا غریب، سب کو اپنی شفیق آغوش میں پناہ دیتا ہے، اس کے دروازے سب کے لئے کھلے ہوئے ہیں، ہر خیال ورنگ کے انسان اس کے زیر سایہ آرام وراحت کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اچھوت پن کی لعنت دور کرنے کی طاقت اسلام اور صرف اسلام میں ہے۔ پیغمبر اسلام تمام اوصاف حسنہ کے مجسمہ تھے۔ مسلمان فطرتاً روحانیت پسند واقع ہوئے ہیں۔ انہیں مذہب واخلاق سے خاص لگاؤ ہے۔''

(۱۴)......مشہور مستشرق پروفیسر براؤن کہتا ہے کہ ''تہذیب عالم میں مسلمانوں نے جس قدر شاندار اضافہ کیا ہے، وہ صرف اسلام کا طفیل تھا، وہ اسلام جس کی سیدھی سادی مگر اعلیٰ تعلیم کو کوئی بے تعصب محقق نظر انداز نہیں کر سکتا۔'' نیز براؤن لکھتا ہے کہ ''قرآن مجید کا میں جتنا مطالعہ کرتا ہوں اور اس کی روح کو اکتساب کرنے کی کوشش کرتا ہوں، اسی قدر مجھے اس میں زیادہ لطف آتا ہے۔''

(۱۵)......ڈریپر کا قول ہے کہ ''مسلمان بزدل، وحشی اور ظالم نہیں تھے بلکہ شجاع خلیق اور عادل تھے۔''

(۱۶)......مشہور فرانسیسی فلاسفر موسیو رینان مسجد میں جماعت کی تنظیم دیکھ کر کہتا ہے کہ ''اپنی زندگی میں جب کبھی میں مسلمانوں کی مسجد میں داخل ہوا ہوں میں نے اپنے اندر اسلام کی طرف ایک خاص کشش محسوس کی ہے، بلکہ اپنے مسلمان نہ ہونے پر افسوس ہوا ہے۔''

(۱۷)......ایک غیر مسلم شاعر ''شیام سندر'' نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یوں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے:

دنیا کو تم نے آکر پُرنور کردیا ہے — اور ظلمتوں کو یکسر کافور کردیا ہے

پیغام حق سنا کر مسرور کردیا ہے — وحدت کی مے پلا کر مخمور کردیا ہے

اک بار تو دیار یثرب کو دیکھ لینا | پابندیٔ جہاں نے مجبور کردیا ہے
سندر سے کیا رقم ہو وہ شان ہے تمہاری | جس نے گدا گروں کو مغفور کردیا ہے

(۱۸)مشہور سکھ شاعر کنور مہندر سنگھ بیدی سحر کا نعتیہ کلام شائع ہوا ہے جو درج ذیل ہے:

عشق ہوجائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں | صرف مسلم کا محمد پہ اجارہ تو نہیں
مجھ گناہ گار کو بھی حشر میں جنت ہو نصیب | کملی والے کا کہیں اس میں اشارہ تو نہیں
خود بخود ان کے تصور سے سنور جاتا ہے | ہم نے خود اپنے مقدر کو سنوارا تو نہیں
محتسب حشر میں مانگے تیرے بندوں سے حساب | تجھ کو اے نورِ خدا یہ بھی گوارا تو نہیں
سارے عالم کے لئے بہر نجات آیا تھا | احمد پاک سحر صرف ہمارا تو نہیں

(۱۹)......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر آڑے وقت میں مدد کی، تاہم دولت ایمان سے محروم رہے۔ حالت نزاع کے وقت ابوطالب نے یہ اشعار پڑھے:

ودعوتني وزعمت أنك صادق | وصدقت فيه وكنت أمينا
وعرفت دينك لا محالة أنه | من خير أديان البرية دينا
لولا الملامة أواحذار سُبة | لوجدتني سمحا بذاك معينا

اے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)! تو نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور مجھے یقین ہے کہ تو اپنی دعوت میں سچا ہے اور تو امانت دار بھی ہے، میں نے پہچان لیا کہ پوری دنیا کے تمام ادیان سے تمہارا دین برحق ہے، اگر مجھے لوگوں کی ملامت اور برا بھلا کہنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو اس کو قبول کرنے میں تم مجھے سب سے پیش پیش پاتے، اس قسم کے اشعار امیہ ابی صلت نے بھی کہے ہیں۔

(۲۰)......ابو جہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن تھا، یہی ابو جہل کہتا ہے ''اے محمد! میں تم کو جھوٹا نہیں کہتا، البتہ تم جو کچھ سمجھاتے ہو، اسے درست نہیں سمجھتا'' ابو جہل کی اس بات پر قرآن مجید میں بھی یہ فرمان نازل ہوا ''(اے پیغمبر!) یہ کافر لوگ تم کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔'' (الانعام:4)

(۲۱)......ایک دن سرداران قریش ایک مجلس میں آپ کے متعلق گفتگو کررہے تھے تو قریش کے ایک کافر سردار نضر بن حارث نے کہا ''اے قریش! محمد تمہارے سامنے جوان ہوا، وہ تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ، سچا اور امانت دار ہے، تم کہتے ہو کہ وہ ساحر ہے، خدا کی قسم! میں نے اس کی باتیں سنی ہیں، محمد میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔''

(۲۲)......ایک بار قریش نے عتبہ بن ربیعہ کو آنحضور سے گفتگو کے لئے بھیجا، اس نے آپ کے سامنے چند امور پیش کئے کہ ان میں سے جو چاہیں قبول کرلیں مگر نئے مذہب سے باز آجائیں، اس کے جواب میں آپ نے سورہ حم

السجدہ کی تلاوت کی۔ تلاوت سن کر عتبہ واپس گیا تو اسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر اتنا اعتماد ہو چکا تھا کہ اس نے قریش سے کہا "محمد نے مجھے قرآن سنایا اور ساتھ یہ آیت سنائی۔ "اگر وہ منہ پھیر لیں تو کہہ دیجئے کہ میں نے تمہیں ایک کڑاکے سے ڈرایا ہے، جیسا کہ عاد و ثمود پر آیا تھا۔" تمہیں معلوم ہے کہ محمد جب کہہ دیتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے، اس لئے میں ڈر گیا کہ کہیں تم پر وہی عذاب نہ آجائے جس سے اس نے ڈرایا ہے۔" یاد رہے کہ عتبہ بن ربیعہ جنگ بدر میں کفر پر مرا تھا، لیکن اس کے باوجود آپ کی باتوں کو تسلیم کرتا تھا۔

(۲۳)...... جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ بہت فکر مند تھے، سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی اور آپ کو اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ انہیں تمام صورتحال سے آگاہ کیا، اس نے کہا "اللہ تعالیٰ آپ کو تاج نبوت سے سرفراز فرمائیں گے اور آپ پر وہی فرشتہ نازل ہوا ہے جو حضرت موسیٰ پر وحی لایا تھا۔"

(۲۴)...... مائیکل ایچ ہارٹ یورپ میں ایک مستند مؤرخ کے نام سے جانا جاتا ہے، جو یہودی ہے، اس کی شہرۂ آفاق کتاب "سو عظیم آدمی" (The Hundred Great Man) کو مشرق و مغرب میں یکساں مقبولیت حاصل ہوئی ہے، اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ مائیکل ہارٹ نے دنیا کے عظیم پیغمبروں، رہنماؤں، فاتحوں اور سائنس دانوں کی بحیثیت خدمات جو فہرست مرتب کی ہے، اس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا کے سو آدمیوں میں سرفہرست رکھ کر آپ کو دنیا کا عظیم ترین انسان تسلیم کیا ہے، چنانچہ مائیکل ہارٹ لکھتا ہے "ممکن ہے کہ انتہائی متاثر کن شخصیات کی فہرست میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شمار سب سے پہلے کرنے پر چند احباب کو حیرت ہو اور کچھ معترض بھی ہوں، لیکن یہ وہ واحد ہستی ہیں جو مذہبی اور دنیاوی دونوں محاذوں پر برابر طور پر کامیاب ہے۔ آپ ایک انتہائی مؤثر سیاسی رہنما بھی ثابت ہوئے۔ آج تیرہ سو برس گزرنے کے باوجود ان کے اثرات انسانوں پر ابھی تک مسلّم اور گہرے ہیں۔"

مائیکل ہارٹ نے اپنی اس کتاب میں تمام انسانوں حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کی فرضی اور خود ساختہ تصاویر بھی دی ہیں، لیکن اپنی کتاب کی شہرت بڑھانے کے لئے ایسا ہرگز نہیں کیا کہ سید دو عالم کی بھی کوئی من گھڑت تصویر لگا دے، یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ اس کے دل میں آپ کا بے حد احترام تھا۔

(۲۵)...... سکھ مذہب کے بانی بابا گرونانک (1469ء-1539ء) بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نظریہ امن کے قائل تھے، انہوں نے پوری زندگی درس توحید اور سچائی کی تبلیغ کی اور یہ نظریات انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے متاثر ہو کر اپنائے تھے۔ ان کے پنجابی کلام کا بیشتر حصہ سید عالم کی تعریف و توصیف پر مشتمل ہے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت میں لکھے گئے ان کے وہ اشعار ملاحظہ کریں:

کلمہ مہر محمدی جگت بھبول ٹکساں   جس گھر کلمہ نہ بسے وہ کھوٹی ٹکسال

عرش فرش تے ملکاں بشراں منیا نام محمد من عقل دے انیا

(۲۶)......ہندوستان کا مشہور و معروف اور ہندوؤں کا ہر دلعزیز لیڈر اور ان کا مہاتما ''مسٹر مہاتما گاندھی'' (1869ء-1948ء) کا بیان ہے کہ ''مغربی دنیا اندھیرے میں غرق تھی، ایک روشن ستارہ افق مشرق سے چمکا اور اس نے بے قرار دنیا کو روشنی اور تسلی کا پیغام دیا۔ اسلام جھوٹا مذہب نہیں، ہندوؤں کو کھلے دل سے اس کا مطالعہ کرنا چاہئے، پھر وہ بھی میری ہی طرح اس سے محبت کرنے لگیں گے۔'' نیز گاندھی جی نے ایک خاص موقع پر کہا کہ ''اسلام ایک سچا مذہب ہے، اگر اسلام سچا نہ ہوتا تو کب کا صفحۂ ہستی سے نابود ہو گیا ہوتا۔'' میں پیغمبر اسلام کی زندگی کا مطالعہ کر رہا تھا، جب کتاب کی دوسری جلد ختم ہو گئی تو مجھے افسوس ہوا کہ ایسی عظیم الشان زندگی کا مطالعہ کرنے کے لئے میرے پاس اور کچھ نہیں تھا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہتے ہیں ''سیرۃ النبی کے مطالعے سے میرے اس عقیدے میں مزید پختگی اور استحکام آ گیا کہ اسلام نے تلوار کے بل پر رسوخ حاصل نہیں کیا بلکہ پیغمبر اسلام کی انتہائی بے نفسی، احترام اور اپنے رفقاء کے ساتھ گہری وابستگی، جرأت، بے خوفی، اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ اور اپنے مقصد و نصب العین کی حقانیت پر کامل اعتماد اسلام کی کامیابی کے حقیقی اسباب ہیں۔'' انہی کا اقرار ہے کہ ''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اصلاحِ اخلاق اور سوسائٹی کے متعلق جو کامیابی ہوئی اس کے اعتبار سے آپ کو انسانیت کا ''محسن اعظم'' ہونا یقین کرنا پڑتا ہے۔''

(۲۷)......شہرۂ عالم یورپی محقق و مؤرخ ڈاکٹر گبن اپنی تصنیف ''انحطاط و زوال سلطنت روما'' میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھتا ہے: ''نبی عربی نے بتوں، انسانوں اور اجرام سماوی کی پرستش کو اس بصیرت افروز دلیل کی بناء پر رد کر دیا کہ جو طلوع ہوتا ہے، وہ غروب بھی ہوتا ہے، جو پیدا ہوتا ہے، وہ مرتا بھی ہے، آپ کے دینی جوش اور ولولے نے جو یکسر مبنی علی البصیرت تھا، خالق کائنات کی صورت میں اس لا انتہا ذات کا اقرار کر کے اسے مرکز حمد و ستائش قرار دیا جو صورت اور مکان کی بہت بلند اور اولاد کی نسبتوں سے بالاتر ہے۔''

(۲۸)......یورپی محققین اور طبی ماہرین برسہا برس کی تحقیق اور تجربات کے بعد یہ ثابت کر چکے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تمام معاملات یعنی قیام و طعام سے لے کر رہن سہن تک کے طریقے اپنے اندر ایک صحت مند زندگی کے بیش بہا راز سموئے ہوئے ہیں اور آپ کی جملہ سنتیں سائنسی نقطہ نظر سے بھی مفید ترین ہیں، چنانچہ امریکا کا ایک نامور ڈاکٹر میڈیکل سائنس کی حقیقتوں پر لکھی گئی اپنی کتاب کے صفحۂ اول پر لکھتا ہے "THE MEDICAL SCIENCE IS THE CHANGED NAME OF MUHAMMAD SUNNAH"......ترجمہ: ''میڈیکل سائنس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی کا تبدیل شدہ نام ہے۔''

(۲۹)......لنکس ان برطانیہ کی نامور قانونی تعلیم کی درس گاہ کے مرکزی دروازے پر دنیا کے عظیم ترین قانون دان اور مصنفوں کی فہرست آویزاں ہے، اس فہرست میں سب سے پہلا نام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا گیا ہے، گویا غیر

مسلموں نے آپ کو دنیا کا سب سے بڑا قانون ساز تسلیم کیا ہے۔

(۳۰)...... حکیم پنڈت کرشن کنوردت شرما نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے: ''شعاع نور، مظہر اتم، مینارۂ ہدایت حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جمالِ کبریائی کی وہ شعاع رنگ و نور ہے، جو ایک پیکر انسانی میں جلوہ گر ہو کر ''ظلمت کدہ جہاں'' کو ''رشک صد جہاں'' بنانے آئی تھی اور بنا گئی، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسانیت کا وہ مظہر اتم ہیں جس کی انسانیت کے سامنے فرشتوں کی گردنیں جھک گئیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ نابغۂ روزگار ہستی ہے، جس کے مافوق الفطرت کمالات کو سمجھنے سے عقل انسانی باوجود اپنی بلند پروازوں کے یکسر قاصر ہے، وہ ایسے عظیم الشان اور بلند مرتبہ انسان تھے جن کا طرز عمل پوری دنیا کے لئے زندگی کے ہر شعبے میں تقلید کا ایک بہترین اور افضل ترین نمونہ بن گیا، ان کی شخصیت مینارۂ شرافت و ہدایت اور ایسی سراجِ صداقت و حقانیت تھی جس کی ضیاپاشیاں ہر زمانے میں گم گشتگان راہِ ہدایت کے لئے صراط مستقیم کا پیام ثابت ہوئیں اور ہوتی رہیں گی۔''

(۳۱)...... مسٹر طاس مس ٹامس کارلائل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند پایہ اخلاق، پاکیزہ خیالات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبولیت و محبوبیت کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی کتاب ''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیرو اینڈ ہیروز شپ'' میں لکھتا ہے کہ ''ان کے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خیالات نہایت پاکیزہ اور اخلاق نہایت اعلیٰ تھے، وہ ایک سرگرم اور پرجوش ریفارمر (Refarmer) تھے، جن کو خدا نے گمراہوں کی ہدایت کے لئے مقرر کیا تھا، ایسے شخص کا کلام خود خدائی آواز ہے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان تھک کوششوں کے ذریعے حق کی اشاعت کی، دنیا کے ہر حصے میں ان کے متبعین بکثرت موجود ہیں اور اس میں شک نہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صداقت رنگ لائی۔''

''کارلائل'' مزید لکھتا ہے کہ ''اللہ اللہ ان کی مثال کیا؟ ان کی ذات ایک چنگاری کی طرح تھی، جو سیاہ و غیر معلوم ریت پر گری اور پھر وہ ریت شعلہ افشانی کرنے لگی، حتیٰ کہ دہلی سے قرطبہ تک بلکہ آسمان سے زمین تک نور ہی نور دکھائی دینے لگا۔''

''ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انتخاب سب سے بڑے پیغمبر ہونے کی حیثیت سے نہیں کیا بلکہ اس انتخاب کی وجہ یہ ہے کہ ہم بطور غیر مسلم ان پر کھل کر تنقید کر سکتے ہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں جو حق بات ہے، میں اسے بغیر کسی لگی لپٹی کے کہہ دینا چاہتا ہوں، جو حق بات ہے وہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں بے لاگ طور پر آپ کے سامنے پیش کر دینا چاہتا ہوں، کیونکہ یہی ایک طریقہ ہے جس سے ہم ان کی کامیابی کا اصل راز معلوم کر سکتے ہیں۔ آیئے! ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ دنیا کا ان کے متعلق کیا نظریہ تھا۔ بالفاظ دیگر دنیا نے ان کو کیا سمجھا، آج کل ہمارے ہاں جو نظریہ جڑ پکڑ گیا ہے کہ اسلام اور ان کے پیغمبر سب فراڈ تھے (نقل کفر کفر نہ باشد) اب ہمیں اس نظریہ سے توبہ کر لینی چاہئے، جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں جھوٹ اور افتراء پر مبنی ہے اور یہ نظریہ ہماری اپنی

بے عزتی اور بے وقعتی کا سبب بن رہا ہے۔

''ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نسبت ہرگز یہ خیال نہیں کر سکتے کہ وہ صرف ایک شعبدہ باز اور تہی باطن شخص تھا اور نہ ہم اس کو ایک حقیر جاہ طلب اور دیدہ و دانستہ منصوبے گانٹھنے والا شخص کہہ سکتے ہیں جو سخت اور کرخت پیغام اس نے دنیا کو دیا، وہ ہر حال میں ایک سچا اور حقیقی پیغام تھا، اس کا ماخذ وہ ہستی تھی جس کی تھاہ کسی نے بھی نہیں پائی، اس شخص کے نہ اقوال ہی جھوٹے تھے، نہ اعمال اور نہ وہ خالی از صداقت تھے، نہ کسی کی نقل وتقلید تھے، حیات ابدی کا ایک نورانی وجود تھا جو قدرت کے وسیع سینہ میں سے دنیا کو منور کرنے نکلا تھا اور بلاشبہ اس کے لئے امر ربانی یوں ہی تھا۔

(۳۲)......دشمن اسلام ریمنڈ لیروگ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم انقلابی شخصیت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے ''نبی عربی اس معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی ہیں جس کی نظیر اس سے قبل دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی، انہوں نے ایک ایسی حکومت کی بنیاد ڈالی جسے تمام کرۂ ارض پر پھیلنا تھا اور جس میں سوائے عدل واحسان کے اور کسی قانون کو رائج نہیں ہونا تھا، آپ کی تعلیم مساوات، باہمی تعاون اور عالمگیر اخوت پر تھی۔''

(۳۳)......ایک اشتراکی مصنف کہتا ہے کہ ''ریگستان عرب سے جذبۂ دینی سے سرشار ہو کر نکلنے والی خانہ بدوش چند جماعتوں نے زمانۂ قدیم کی دو عظیم طاقتوں کو جس غیر معمولی تیزی سے فتح کیا، اس پر جب آدمی غور کرتا ہے تو اس کی عقل حیران رہ جاتی ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر ابھی پچاس سال بھی نہیں گزرے کہ ان کے متبعین نے ایک طرف ہندوستان کی سرحد پر اور دوسری طرف بحر اٹلانٹک کے ساحل پر فتح کا پرچم لہرادیا۔''

(۳۴)......انگلستان کے سب سے بڑے ادیب اور فلاسفر مسٹر برنارڈ شا، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت، آپ کی اسلامی تعلیمات، آپ کے بے پناہ خداداد صلاحیت کا معترف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیدائی تھا، چنانچہ اس نے اپنی بعض تصانیف میں لکھا ہے۔ ''میری خواہش ہے اور میں اسے واجب سمجھتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ''انسانیت کا نجات دہندہ'' کی حیثیت سے دیکھوں اور میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی شخصیت کو اگر آج کے عالم جدید کی عنانِ حکومت دے دی جائے تو دنیا اپنی مشکلات کا حل تلاش کرنے میں کامیاب و بامراد ہو جائے اور اس کے اندر امن وسلامتی کی لہر دوڑ جائے، کاش دنیا اس جیسے مصلح کی ضرورت محسوس کرتی۔''

''موصوف جنوری 1933ء میں بمبئی آئے تھے اور مزید لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت کا مطالعہ کیا ہے، وہ بڑے بلند پایہ انسان تھے، میری رائے میں انہیں انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہئے، مجھے یقین ہے کہ اگر ان جیسا انسان موجودہ دنیا کا ڈکٹیٹر بن جاتا تو اس کے پیچیدہ مسائل ایسے طریق پر حل کر دیتا کہ انسانی دنیا مطلوبہ امن وراحت کی دولت سے مالا مال ہو جاتی۔''

(۳۵)......مہاتما ستیہ وہاری کا کہنا ہے کہ ''پیشوائے دین اسلام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی دنیا کے بے شمار

قیمتی اسباق پڑھاتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عمل اور آپ کی زندگی کا ہر پہلو دنیا کے لئے ایک بہترین سبق ہے، بشرطیکہ کوئی دیکھنے والی آنکھ، سوچنے والا دماغ اور محسوس کرنے والا دل رکھتا ہو۔

میں دنیا کے مذاہب کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں، میں نے اسلام کا بھی مطالعہ کیا ہے، بانی اسلام نے اعلیٰ اخلاق کی پاکیزہ تعلیم دی ہے، انہوں نے انسانوں کو سچائی کا راستہ دکھایا اور برابری کی تعلیم دی ہے، میں نے قرآن مجید کا ترجمہ بھی پڑھا ہے، اس میں مسلمانوں ہی کے لئے نہیں، بلکہ سب کے لئے مفید باتیں اور ہدایتیں ہیں۔"

(۳۶)...... مشہور انگیز مصنف ملیرٹین رقم طراز ہے: "دنیا میں کسی انسان نے برضا ورغبت یا طوعاً وکرہاً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نصب العین سے بلند نصب العین اپنے سامنے کبھی نہیں دیکھا۔ یہ نصب العین عام انسانی سطح سے بلند تھا، اگر نصب العین کی بلندی، وسائل کی کمی اور نتائج کی درخشندگی انسانی بلوغ کا معیار ہیں، تو وہ کون ہے جو اس باب میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقابلے میں کسی انسان کو پیش کر سکے۔ دنیا کے دیگر بڑے بڑے انسانوں نے صرف اسلحہ اور قانون یا سلطنتیں پیدا کیں، تا کہ وہ زیادہ سے زیادہ مادی قوتوں کی تخلیق کر سکیں جو اکثر اوقات خود ان کے سامنے راکھ کا ڈھیر ہوگئیں، لیکن اس انسان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صرف جیوش وعساکر، قانون ساز مجالس، وسیع سلطنتوں، قوموں اور خاندانوں کو ہی حرکت نہیں دی بلکہ ان کروڑوں انسانوں کو بھی جو اس زمانہ کی آباد دنیا کا ایک تہائی حصہ تھے اور ان سے بھی زیادہ اس شخصیت (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے قربان گاہوں، دیوتاؤں، مذاہب ومناسک، تصورات واعتقادات بلکہ روحوں کو بھی ہلا کر رکھ دیا، اس نے ایک ایسی کتاب کی بنیاد پر جس کا ایک ایک لفظ قانون کی حیثیت رکھتا ہے، ایک ایسی قومیت کی بنیاد رکھی جس نے دنیا کی مختلف نسلوں اور زبانوں کے امتزاج سے ایک مستقل جماعت پیدا کر دی۔"

(۳۷)...... برٹرینڈ رسل لکھتا ہے: "عیسائیت اور اس کے علمبرداروں نے ہمیشہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈہ جاری رکھا ہے جبکہ تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک عظیم انسان اور فقید المثال مذہبی رہنما تھے۔ وہ ایک ایسے دین کے بانی تھے جو بردباری اور مساوات کی بنیادوں پر کھڑا ہے۔"

(۳۸)...... انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا لکھتا ہے: "حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت کا سب سے نمایاں پہلو جو ایک حیران کن متاثر کرنے والا تضاد ہے، وہ یہ ہے کہ عظیم فتوحات کے باوجود محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی انسانیت اور انسانیت نوازی میں کمی نہیں آئی بلکہ اضافہ ہوتا چلا گیا۔"

(۳۹)...... کانسٹین اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے: "تیرہ صدیاں گزر چکی ہیں، جب سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسلمان ماؤں بہنوں، بیویوں اور لڑکیوں کو وہ حرمت (احترام) اور درجہ دیا ہے جو ابھی تک مغرب کے قوانین میں عورتوں کو نہیں دیا گیا۔"

(۴۰)......ایلفونس لیمرٹین عشق ومحبت کے اچھوتے انداز میں یوں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ ''عظیم مفکر، بلند پایہ خطیب، پیغمبر، قانون ساز، سپاہ سالار، تصورات اور عقائد کے فاتح، سچے نظریہ حیات کو قائم کرنے والے، باطل خداؤں اور صنم پرستی اور وہم وگمان کو مٹانے والے، بیس دنیاوی سلطنتوں کے بانی اور ان پر ایک آسمانی روحانی بادشاہت کے نقیب یہ ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! انسانی عظمت کو ناپنے کے جتنے پیمانے لا سکتے ہو، لے آؤ اور پھر خود سے پوچھو، کیا دنیا میں ان سے بڑا انسان بھی کوئی گزرا ہے؟''

(۴۱)......انفانسو ڈی: لا مار میں (1869ء-1790ء) ایک مشہور فرانسیسی مدبر مؤرخ ادیب اور ایک بڑے مصنف تھے، سینکڑوں کتابیں یادگار چھوڑی ہیں، ایک تاریخ ترکی کی ہے جو آٹھ جلدوں میں شائع ہوئی ہے، اس تالیف میں انہوں نے بوجہ معقول مسلمان ترکوں کی تاریخ کا آغاز حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور ان کے کارناموں سے کیا ہے، جس کے آخر میں نہایت اخلاص کے ساتھ انہوں نے حسب ذیل الفاظ میں آپ کو خراج تحسین دیا ہے، جسے ہم ان کی کتاب مذکورہ جلد 1 باب 1 فصل 94 صفحہ 278-276 مطبوعہ پیرس سنہ 1894 سے نقل کرتے ہیں۔

خدا اور بندے کے درمیان جو اوہام حائل ہیں، ان کو ہٹا کر دیوتاؤں، مادیات اور بدنما تثلیث کے طوفان بے تمیزی میں علاقانہ اور درویشانہ آدرشوں کو نمایاں کرنے سے زیادہ سنجیدہ نصب العین آج تک اپنے لئے کسی بشر نے تجویز نہیں کیا ہے، کسی انسان نے اس قدر تھوڑے ذرائع کے ساتھ کبھی کسی ایسے کام کا ذمہ نہیں اٹھایا ہے جو انسانی صلاحیت کار کے دائرے سے باہر ہو، سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے، جن میں یہ صلاحیت موجود تھی، انہوں نے ایک ایسے منصوبے کو جو تصور وتشکیل دونوں لحاظ سے عظیم الشان ہے، انجام دے دیا، ان کا کوئی آلۂ کار تھا تو خود ان کی ذات، ان کا کوئی مددگار تھا تو ایک بڑے بیابان میں رہنے والے چند نیم وحشی (جو ان کی صحبت سے عظیم بن گئے)

کسی بشر نے دنیا بھر میں آج تک کبھی ایسا انقلاب پیدا نہیں کیا، جو اس قدر مہتم بالشان اور پائیدار ہو، آغاز اسلام کے بعد دو عشروں سے کم مدت گزری اور انہوں نے اسی مدت میں اسلام کی تبلیغ کی، اس کو مسلح کیا، تین اقلیتوں پر حکومت کی، فارس ترکستان کا نیا پار (چین) مغربی ہند، عراق، مصر، حبش پورا شمالی افریقہ، بحر روم کے متعدد جزیرے، ہسپانیہ اور فرانس کا ایک حصہ (گال) کو توحید کے لئے جیت لیا۔

منصوبے کی اہمیت، ذرائع کی قلت اور نتائج کی عظمت انسانی عبقریت (Genius) کو ناپنے کے یہی تین پیمانے ہیں، یہ اگر سچ ہے تو پھر کون ہے، جو تاریخ رواں کے کسی مرد عظیم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ترازو پر تولنے کا خیال کر سکے۔ مشہور سے مشہور افراد نے کسی چیز کو حرکت دی ہے تو ہتھیاروں کو، قوانین کو، حکومتوں کو، مگر کوئی تعمیر نہیں کی ہے، اگر کی ہے تو مادی قوتیں تعمیر کی ہیں، جو خود ان کی زندگی میں نیست ونابود ہو گئیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حرکت دی اسلحہ کو، آئین

سازی کو، سامراجوں کو، کروڑوں انسانوں کو، جو اس دھرتی پر آباد ہیں، علاوہ بریں انہوں نے قربان گاہوں، خداؤں، مذہبوں، خیالوں، عقیدوں اور روحوں کے درمیان ایک تہلکہ ڈال دیا، انہوں نے ایک کتاب کی اساس پر جس کا ایک ایک حرف قانون بن چکا ہے، ایک ایسا روحانی راج قائم کیا جس کے اندر ہر زبان اور ہر نسل کے لوگ شامل ہیں اور اسلامی قومیت کو ایک ایسا کردار عطا کر دیا ہے جو انمٹ ہے، وہ کردار کیا ہے؟ باطل خداؤں سے نفرت، واحد اور غیر مادی خدا کی پرستش کا جذبہ، وطن کی محبت، خدا کے باغیوں سے انتقام، یہ تھی شاگردانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں، کرۂ زمین کی ایک تہائی کو فتح کر لینا ان کا ایک معجزہ ہے، یا یوں کہئے کہ یہ ایک انسانی کرامت نہیں بلکہ عقل و استدلال کا معجزہ ہے، افسانوی دیو مالا کے دھند لکے میں وحدت الٰہی کا اعلان بذات خود ایک ایسی خوبی ہے کہ آپ کے ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں، اس نے بتوں کے قدیم مندروں میں آگ لگا دی اور ایک تہائی دنیا کو روشن کر دیا۔

(۴۲)..... فرانسیسی مصنف ہٹی کا اعتراف: ہٹی ایک فرانسیسی مصنف ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھتا ہے کہ (He was born in the full light of history) کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام تاریخ کی پوری روشنی کے اندر تشریف لائے، جب کفر نے خود تسلیم کر لیا تو معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ایسی فضیلت حاصل ہے کہ اب یہ کسی دوسری ہستی کو حاصل نہیں ہے۔

بغیر وضو کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہ لیا

ناصر الدین بن سلطان شمس الدین التمش نے دہلی پر 22 سال تک حکومت کی، 664ھ میں وفات پائی، مؤرخین لکھتے ہیں کہ یہ بادشاہ بہت نیک تھا۔ ایک دفعہ بادشاہ سلامت قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا کہ ایک فقیر حاضر خدمت ہوا، اس فقیر کی نظر قرآن شریف کے ایک ایسے صفحے پر پڑی جہاں ''فیہ فیہ'' دو بار لکھا ہے (پ 11 میں ہے) اس فقیر نے بادشاہ سے کہا کہ ایک ''فیہ'' ڈبل لکھا ہوا ہے، بادشاہ نے اسی وقت قلم دوات لے کر ایک ''فیہ'' کے گرد حلقہ کھینچ دیا اور اس فقیر کو حاجت روائی کے بعد رخصت کر دیا۔ جب یہ شخص چلا گیا تو ناصر الدین نے قلم تراش لے کر یہ حلقہ مٹا دیا، پاس کھڑے ہوئے غلام نے پوچھا کہ ایک دفعہ کھینچنے سے اور دوسری دفعہ مٹا دینے میں کیا مصلحت ہے؟ بادشاہ نے جواب دیا وہ شخص جس نے ''فیہ'' پر اعتراض کیا تھا، ایک فقیر تھا اور میرے پاس ایک ضرورت کے تحت آیا ہے، میں اگر اس کے اعتراض کی تردید کرتا تو وہ نادم ہو کر اپنی ضرورت پوری کئے بغیر چلا جاتا، اس لئے میں نے اس کی موجودگی میں حلقہ کھینچ دیا، اگرچہ اس کا اعتراض غلط تھا اور جب وہ چلا گیا تو میں نے یہ حلقہ مٹا دیا۔ کاغذ کا حلقہ مٹانا زیادہ آسان ہے، دل کا حلقہ مٹانے سے۔ (تاریخ فرشتہ جلد 1 صفحہ 276)

ایک روز ناصر الدین نے اپنے مصاحب محمد کو تاج الدین کہہ کر آواز دی، اچانک اس تبدیلی نام پر مصاحب کو غصہ آ گیا، بعد میں بادشاہ نے کہا، میں تم سے ناراض نہیں ہوں، ناراضگی کی وجہ سے نام تبدیل نہیں کیا، بلکہ آج اتفاق سے میرا وضو نہیں تھا، بغیر وضو کے محمد نام لینا مجھے گوارا نہ ہوا، اس لئے تاج الدین کہہ کر پکارا۔ (نیرنگ عالم)